

9734.
SIA

الملك العادل والسيطان البازل نظام الملك آصف
خلد الله ملكه وحماه ووفاه من كل ما ينشأه واعطاه كل ما يمتنا

هذه

القصيدة

أنشأها

الحكيم محمد عباس بديح وبهية سعيد الميلا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَارُ الصَّبَابَةِ لَا يَطَاقُ لَهَا

آتش عشق کے شعلہ کا تحمل نہیں ہو سکتا

فَاَسْأَلُكَ وَأَعِيْظُكَ بِمَا هِيَ

پس اس کی شرار و خفا کا حال ہی تو اندر پہنچاؤ، ایک میں پہنچاؤ

عَجْفَرِ الطِّلْفِ مَنْ يُّهَوِّهَا

جو اپنے گھر سے اپنی موت کو تفتیش کرے وہ شخص جو توجہ نہ کرے

لَا تَصْبُوْنَ إِلَى الَّذِي فُكِّحَتْ

ہرگز نہ اہل ہونا تو انکی طرف سے کہ شل اس کو سفند کے ہر

أَتَى قَوْلِكَ مِنْ سَبَابِ قَوْمٍ

ایک کیا نہیں امید ہے کہ ان تو ان کی دشت محبت سے واپس نہ آئے

مَنْ يُّعَدِّ مَا بَلَغَ السَّيُولُ نَبَاهًا

بعد از انکہ سیلاب اس شت کی بلندیوں تک پہنچ جاتے

كَلَّا وَرَبِّ الرَّاغِبَاتِ إِلَى مَنَى

ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا ان و تینوں کے رب کی قسم جو رخص کرتے
ہوئے سنا کی طرف جاتے ہیں۔

لَا يَنْجُوْنَ مِنَ الرَّدَى مَنْ نَاهَا

لا بد ہلاکت سے نہ بچ سکا وہ شخص جس نے نشت میں سرگردا
ہو گیا ہے۔

یہ یہ کہ ایک شخص نے گو سفند فرج کرنا چاہا مگر چہری باں تھی جس مقام پر کہ اسی کے واسطے لگا ہوا تھا گو سفند نے اپنے
گھر سے زمین کہ دی اور اس میں ایک چہری دکھائی دی اس شخص نے وہی چہری نکالا کہ گو سفند کو زنج کیا اس وقت سے یہ نشت ہو گئی کہ جو

شخص اپنی ہلاکت کا سبب خود ہو اس کو اسی گو سفند سے تشبیہ دیتے ہیں۔

یہ بھی ایک مثل ہے۔ جب کار از دست رفتہ ہو جا اس وقت کتر میں بلغ السيل الذی یعنی اب نجات سماں سے اسو
کہ بلند مقامات تک سیلاب پہنچ چکا ج طرح سماں سے محاورہ میں (سر سے پانی اونچا ہو گیا) کہتے ہیں۔

عَذْرَاءٌ تُخْتَلِبُ الْأَمْرَ نَهَاها

جو اکبرہ اور اپنی باتوں کے خصلت کے عقول کو فریب دیتی ہے

فَلَكُمْ عَمِيدٌ يُؤْتِيهِ خَرِيدَةٌ

پس یقیناً بہت سے عاشق ہیں جنکو اپنا اسیر کر لیا ہے ایسے ذرا شرمین

عَنْ حَبَّةٍ وَإِنْ الْجَامِدَ دَهَاها

اور اسکی محبت کو ترک نہ کریگی اگرچہ اسکی محبت کے سبب دفعہ موت آجائے

حَلَفْتُ لَهُ أَنْ لَا تَمِيلَ لِغَيْرِهِ

اُس نے قسم کھائی عاشق سے اس امر پر کہ سوائے اس کے اور کسی طرف نہ لوٹوں

وَبِكُلِّ مَمْلُوكٍ بَدَا فَدَهَاها

اور جو کہہ کہ اسکا ملک تمام اس پر فدا کر دیا۔

فَعَدَّ يَفِيَّ بَعْدُ دَهَا كِمَوَالٍ

پس وہ عاشق فاکر تاربا اس کے عہدوں میں سوال کے مثل

وَعَرُوبٌ يَتَرَبَّجِنًا اِيتَوْسَاها

عروہ برب جوقت میں عاشق نے اُس سے ہمدردی چاہی۔

قَلْبٌ لَمْ يَظْهَرْ لِحُجْنٍ وَاصْبَحَتْ

اکٹ دیا اسی عورت اُسی عاشق کے واسطے رشتہ بیکر اور ہو گئی

۱۱ سوال بن عادیہ ایک شخص یہودی تھا اسکی مختصر حکایت یہ ہے کہ امرا القیس نے چند زمین اُن کے پاس امانت رکھوائیں تھیں۔ پادشاہ شام نے چاہا کہ صلح وہ زمین لیلے اور سیدی کوشش کی اور سوال سے کہا کہ اگر بیٹکا تو تیرے قبضہ کو تیرے سامنے ذبح کرونگا۔ اُس نے جواب دیا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے کر مگر زمین نہ دوں گا اس لئے کہ امانت ہے پادشاہ کو عہدہ آیا اور اُس کے فرزند کو اُس کے سامنے ذبح کیا مگر اُس نے زمین زمین بعد ایک مدت کے امرا القیس کے وارثوں کو سپرد کیں اُس وقت سے اُسکی وفادار بن گئی۔ ۱۲

۱۳ قواعد عرب میں سے ہے کہ جب دوستانہ کسی کے پاس جاتے ہیں تو پشت سپر اپنی طرف منہ کرتے ہیں اور جب دشمنی اور نفرت مقصود ہوتی ہے تو پشت سپر دوسرے کی طرف کرتے ہیں لہذا پشت سپر الٹنے سے مراد یہ ہے کہ جو ظاہر وفادار اور دوست معلوم ہوتا ہے وہی بیوفامو گیا اور دشمنی ظاہر کی ۱۴

۱۵ عروہ ایک شخص ساکن شرب تھا جسکا مثل و نظیر کذب و غلو و حد میں اُس کے زمین کوئی نہ تھا ایک شخص نے اُس سے سوال کیا کہا جب میرے خرمہ کے درخت میں شکوفہ آئینگے جب شکوفہ نکھرے وعدہ کیا کہ جب غنم لگیں گے جب غنم لگے کہا جب ان میں کچھ پھل آوے گی جب کچھ پھل آئے کہا جب یہ بالکل پختہ ہو کر رطب ہو جائینگے جب رطب ہو جائے گا جب خشک اگر تر ہو جائینگے جب تر ہو گئے راتوں رات اُنکو توڑ لیا اور سائل کو سلتی کچھ کیفت نہ دیا جب اسکا غلو و حد ضرب المثل ہو گیا ۱۶

المطلع الثاني

بِضَاءِ تَحْكِي الشَّمْسِ رَاحَاتِهَا
ایسی گوری ہر کہ آفتاب وقت چاشت کا مقابلہ کرتی ہو۔

وَأَنْبِيَاءُ اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا
اور گئے بال اسکے جیسا کہ سورہ بقرہ میں شمس کے سورہ ہر کہ

دَعَاءُ لَعْنَاءِ الرَّاشِفِ ظَبِيَّةٍ
فراخ و سیاہ چشم سرخ لب نایل سیاہی ایسی ہر کہ ہو۔

تُرْسٍ عَلَى مَقْلِ الْمُهَاجِرِينَ
کہ آنکھیں اسکی کھاواں وحشی کی آنکھوں کو شرمندہ کرتی ہیں۔

غِيدَاءُ لَوْمَائِيَّتِكَ كَالْقَنَا
ایسی نازک اذام ہر کہ اگر بنا چلتی ہو تو مثل نیزہ کے لچکتی ہو۔

حَتَّىٰ أَذْهَبَ النَّبِيمُ ثَنَاهَا
حتی کہ الرزم ہوا بھی اسکو گجائی ہو تو دوبار کر دیتی ہو۔

حَوْرَاءُ رَاشِفِ الْكَمَاءِ بِمَقْلَةٍ
سیاہ چشم ہر کہ دلیر و کو ایسی آنکھ سے تیرا رہتی ہو۔

أَعْيَى الْأَسَا لَا جَمِيعَهَا كَلَامُهَا
جسکے زخمیوں نے کل جراحوں کو عاجز کر دیا ہے۔

أَحْسَنُ بَعَانِيَةٍ كَفَاهَا مَيْسَمُ
کستہ چین و رو چین جو اپنی حسن کے سبب کل زیور و کو زینت دیتا ہو۔

أَضْحَى زَيْنُ رِيَاثَتِهَا وَحُلَاهَا
جو اچھے عمدہ اور نفیس خون اور زیور و کو زینت دیتا ہو۔

أَعْجَبُ بَهَادٍ بِاصْبَدُ ضِيَاغَا
کستہ عجیب و ہی حسین کہ سپید ہر کہ جو شیر و بخا شکار کرتا ہو۔

صَبَدُ اللَّيْثِ الْأَدَمُ فِي مَرَاغَا
جملہ چیز کہ شیر سپید ہر کہ کھا شکار کرتے ہیں انکے پر اکاوا میں۔

بَرَقَتْ عَوَارِضُهَا كَبَرَقَ خُلْبِ
اچکے دانست مثل برق بے باران کے چمکتے ہیں۔

حِينَ أَفْرَادِ الظَّلَامِ جَلَاهَا
جو وقت کہ تبسم تاریکی میں آنکھ کو کھول دیتا ہے۔

تُرَدِّي مُتَيْهًا بِصَرْمٍ هَوَاهَا

ہلک کر لی ہوا اپنے اسیر کو قطع محبت سے۔

طَوْرًا تَعْلِلُ بِالْوَعْدِ وَنَارَةً

کبھی تکیہ کرتی ہوا اپنے عاشق کو وعدہ سے اور کبھی

شَوْسِيًّا فَوَارِسَ أَكْرَمُوا مَثْوَاهَا

ایسے تندخو اور ترش و سواروں کا جنہوں نے آپ کے خواب گاہ کا اکرام کیا

كَيْفَ الْمَرَارُودُ أَرَاهَا مُنَوَّعَةً

کس طرح ملامت ہو سکتی ہو ایسی حالت میں کہ آپ کی مٹھان بھونڈ کر

أَرْسِلُ بِوَأَسِيلٍ تَمْنَعُنِي حِمَاهَا

شیرین لہر جو آپ کے خانہ باغ کی حفاظت کرتے ہیں۔

سَنُذَالِذِي يَغِي اللِّقَاءَ زِدُونَهَا

کون شخص ایسا ہو جو آپ کے دیدار کی ہوس سے نہ لگے اور اس کو بڑھائے

وَيُذِلُّ لِي بِهٖ بَيْضٌ أَحَدًا خَطْبَاهَا

بند کی جو چپ رہی میں اور آئی باڑہ میں تیر کی گئی میں۔

وَعَوَّاسِيْلُ خَطِيْبَةٍ رَّحِمَ رَأْسُهَا

اور عاقل میں لپکتے ہوئے خطا کے نیزے اور برائے دلواہن

يَبْدُو نَضْلُ بِهَا السَّبِيلُ قَطَاهَا

باز آگیا جنہیں سارو نشانہ بھولتا ہوا

وَشَوَاهِقُ قَدَارٍ سَبَّتْ زَهَابِيهَا

اور بلند پہاڑ جو زمین میں نصب کیے گئے ہیں درمیان

جوراء نہ بھولتوں میں صبر اللیل

المطلع الثالث

۱۰ قلا ایک جانور

شَوْجٌ وَوَدْقٌ فَانْتَحَى سَيْمَاهَا

آغوش اور باران شدید۔۔۔ ہوا کے نشانہ سے تیز

عَوَّاجِيْدٌ وَرَهْدٌ هَا وَهَاجَاهَا

لے دو نو دستوبے قیام کرو ایسے حکایت میں جو تورا کر کر دیا اور نہ کر رہا ہے۔

وَأَسْنَبَاهَا ابْنُ سَيَّارٍ دُمَاهَا

اور دریا فٹ کروا نے کہ ان کے بت کہہ کر چلے گئے۔

وَقِفَا الْمَطَايَا صَاحِبِي بَوَّحِيهَا

اور اے میرے اسی بستران سوار کیونکہ ان میں بکات کی آگیا ہو

أَبْرَأَ الْخَوَارِجَ عَنْهَا أَهْلَهَا

کہا نے جواب لیگا حالانکہ باشندگانِ مکانِ مضر اہلِ مین

طَالَ النَّوْأُ عِيدَارَةٌ قَدْ أَحْبَبَتْ

دیر سے ایسے مکانیں قدیم ہر جو ہو گیا ہے۔

لَمْ يَبْقُ مِنْهَا الرُّمُوسَاتُ لِنَاسِدٍ

کوئی چیز اس مکان میں آج نہیں رہی کہ تم شکست دے دو

أَصْلَيْتُ ذِبَانَهُ بِأُجْحَى عَدَائِهِمَا

جس وقت دو حیدر جد ہو گئے مین در مین سرگردانِ جوہر

فَإِذَا رَأَيْتُ جَمَامَةً سَبَّحًا عَمَةً

میں اسی دشتِ نور دی کی حالت میں ایک بہتری دیکھ رہا ہوں

فَوَقَفْتُ لِسَائِلِهَا عَنِ الطَّرِيقِ الَّذِي

پس میں ٹکڑے ہو کر اُس سے پوچھنا شروع کیا اُس خوشگام

قَالَتْ لِمَا نَدَّرْتُ بَعِيدٌ قَدَّاتِي

اُس نے جواب دیا کیا تجھ کو اُس عید کی خبر نہیں جو قیامت آتی ہے

هَلَا وَجَحَتْ حَدٌّ بِقَمَرٍ مَلِكِيَّةٍ

تو شاہِ باغ (یعنی باغِ عامہ امین) سے جا رہی تھی۔

فَصَبَّيْهَا أَقْوَى كَذَا مَشَاهَا

یہ ہے ہنسات دے دوسروں کے رہنے کے آئینہ تجھ سے بہتر

فَقَرَأْتُ مِنْهَا تَحْلُوتُ سِلَاحَهَا

میں نے اس کے ہتھیار کے سلسلے کو پڑھا ہے۔

لَا تَسْرَافِغْ غُورُ دِرَّتِ بِفَنَاهَا

اے غور! نہ بکھاؤ جو اُس کے صحن میں بکھریں۔

أَطْوَى الْفَلَاةَ هُجُوطًا وَبَاهَا

آٹھ کر تھما ہیکل کے پستیوں اور بلند یوں کو۔

بِأَطَائِبِ الْأَخَارِ فِي جَوْعِهَا

بہت دلچسپ آوازوں سے ابھی نکلان میں۔

نَحْوَ التَّرَفُّقِ وَالْهَدْمِ بِرَحَدَاهَا

جواسکوا میں ترانہ اور خوش آوازی کا سبب ہوئی۔

فَقَدْ وَرَسَلْتُ الْقُلُوبَ سَيَاهَا

میں اس کے لئے نکلے دلوں کو رنج و دور کیا۔

غَلَبَتْ أَوْدَاتُ جَدَّائِلٍ فَتَرَاهَا

جیسے گنجانِ دخت اور چھوٹی ہریں میں پس اگر چاہو

أَشْجَارُهَا أَتَمَّتْ وَقُطُوفُهَا

کرائے درخت پہلے میں اور سوئے اسکے

أَمْسَتْ بِسَابِغِهَا زَوْفَكَ خَضْرَاءَ

اس ان کے میدان باغب سبز کج تنکوا چھے معلوم ہونگے

وَكَلَّارِ يَاصُورٍ خَرَفَتْ جَنَانُهَا

اور اس طرح اچھے معلوم ہونگے وہ مرغزار خجکے بوستان میں

وَكَلَّاخَائِلُ إِذْ تَبَيَّنَ زَهْرُهَا

اور اس طرح سے گنجان شاخیں جوت ابلی کلیان کلیں

وَكَلَّا بِلَايِلٍ رَجَعَتْ أَصْوَاتُهَا

اور اس طرح اچھے معلوم ہوئی وہ طبلین جو اپنی آواز و نغمہ جمع کر گئیں

وَكَلَّا لِقَنَادِيلُ الَّتِي قَدْ عَلِقَتْ

اور اس طرح وہ قد طبلین جو اٹکائے تھیں

فَهَاكَ نَاشِدَتُ الْحَامَةِ بِالَّذِي

پہن اس وقت غرتہ دی کورتی و انسہی سبکو۔

فَتَرَمَّتْ بِقَصِيدَةِ الْفَاظِهَا

پہن میرے جو امین اسنے ایسا قصیدہ نکایا جسکے الفاظ

فَدَانِيَعَتٍ وَدَنْتُ فَا أَدْنَاهَا

لا ریب نہ ہو گئے میں اور مجھکائے میں پس بہت نزدیک

إِذَا صَابِغُهَا وَبَلُّ الْحَبِي فَيَقَاهَا

اسو اسے لکیر باران بزرگ قطرہ برسا ہر پس اسے سیراب کیا

وَكَلَّا حِبَاصُ ارْتُوعَتْ بِجَدَاهَا

اور اس طرح وہ عرس جو آب باران سے پر کئے گئے ہیں۔

نَفَحَتْ أَرَايِجُهَا وَطَابَ شَذَاهَا

خوشبویاں اُنکی پھیل گئیں اور پاکیزہ ہوئی خوشبو اسکی

فَكَانَ وَجَدًا لِمُسْتَهَامٍ عَمْرَاهَا

پس گویا کہ کسی عاشق کا وجد اُنکو لاحق ہوا ہے۔

فِيهَا فَازَرِي بِالْجُومِ رَضِيَاهَا

اس باغ میں پس اُنکی روشنی نے تار و کو شرمندہ کر دیا ہر

نَهَوَاهُ وَاسْتَفْسِرَتْ عَنْ بَشَرَاهَا

وہ دوست رکھتی ہر اور اُنکی خوشخبری کا حال دریافت کیا۔

تَحْكِي الزُّلَالِ وَرَأَتْ مَعْنَاهَا

شل آب شیرین و خوشگوار کہ ہیں اب معنی خوش آئند ہیں۔

المطلع الرابع

طوبى لكم يا اهل ملة طه

سبارک ہو گوارے ال تہ حضرت خاتم الانبیا صلعم

باليلة شرفت بها شمس الضحى

کندرجیت وہ شب حسین طلوع کیا آفتاب وقت چاشت

ابن الوغى وابو العلى واخو الجحى

بست شجاع اور بڑے عالم مرتبہ اور مجید صاحب عقل

اكرم به ملكا لحيفة عدله

کندر کرم میں ہی پادشاہ کہ جبکہ عدل کے خوف سے

ذو عزة فصيل سامية الذرى

صاحب ایسے عزت بزرگ کے ہیں جبکہ پوشان مثل پیکر بوند

لست بخوض خلال سمر شراع

ایسے شیر دلیر ہیں کہ اس طرح مہیاک چلے جاتے ہیں ان نیر و نغم چونکہ گئے

طمان فرسان بعصب مقصل

بہت بڑی پس ڈالنے والی سواروں کی ہیں مقبل کی ہوتی تیر گوار

ليل به ميلاد اصفاها

وہ شب مسعود حسین آصفیہ و غلامہ کی پیدا ہوئے

فشرقها عنها اماط دجاها

پس ایک طلوع نے آری کی شب کو دور کر دیا۔

كف البرايا غوثهما واما

اور خستق کے واسطے پناہ اور فریاد رس اور جاہل ہیں

غلب الضراغ لا تصيد شياها

شیر ان سطرہ گردن بکریوں کا شکار نہیں کرتے

من دونها تضع العتاة جباها

اور ان کے سامنے سرکشان روزگار اپنی پشیمانیاں جمع کرتے ہیں

يوم الردى خوض الاسود شراها

بروز جنگ جھڑپے کہ تیرہ اپنی نیستان میں چلے جاتے ہیں

في كل حرب حيث دارحاهما

ہر مڑالی میں جس جگہ حرب کی پک چلے۔

لَوْ خَاضَ فِي نَفْعِ الْكَرْبَةِ لَمَّا بَابٌ

اگر در آئین لڑائی کے غبار میں تو وہ پس نہوں۔

وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى عَزَائِمِهِ الَّتِي

اور جہوت کہ تم دیکھو ان کے قصد و ن کی طرف جو

غَشِيَ الْكَادَانِي وَالْكَافَا صِي طُولُهُ

انکی بخشش نے گھیر لیا ہر آن کو جو قریب ہیں اور انکو جو بعید ہیں

لَا تَبْرَحُ الْعِلْيَاءُ سَاحَرِ رِيْعِهِ

نہیں ٹھٹی ہر بزرگی انکی مکان کے صحن سے۔

قَدْ سَيِّطَ مِنْ مِمِ السَّاحِرِ وَالنَّدِ

یقیناً انکی شرست میں جو اندری اور سخاوت داخل ہے

هَطَلَتْ بَدَاهُ بِأَنْعَمٍ إِذَا مَحَلَّتْ

انکے ہاتھ نعمتیں برساتے ہیں جب خلاقی خشکالی میں مبتلا ہو

مَا ذَاكَ إِلَّا مِنْ سِلَالِ الْفَعَشْرِ

یہ بادشاہ اولاد میں ان سلاطین کے ہیں۔

بَيْضُ الْوَجْهِ تَهَلَّتْ أَحْيَا بَاهِمٍ

چہرے ان سلاطین کے چمکنے میں اور جب بیکاریتے ہوں

حَتَّى يَرَوْى بِالْذِمَاءِ ثَرَاهَا

جب تک کہ اسکے زمین کو غنیمت امداد سے سیراب نہ کر دیں

تَمْضِي كَبْرٍ قُلْتُ مَا امْضَاهَا

مثل تیرا تو اسکو کہتی نہیں ہیں تعجب سے کہو گے کہ کفہ گزیر ہوں

كَالْتَمِيسِ قَدَعَمَ الْبِلَادِ سِنَاهَا

آفتاب کے مثل کہ اسکا نور کل بلاد کو تہمت پہنچتا ہے

فَكَانَهَا الْقَتْلُ لَدَيْ عَصَاهَا

پس گویا کہ اسنے اپنا عصا سفرانکے پاس لے لیا ہے۔

فَلِذَاكَ أَمْسَى فِي الْوَرَى أَنْدَاهَا

پس اسوجہ سے زمانہ میں سب سے زیادہ سخی وہی ہیں۔

فَتَرَى بُغْيَتَ نَوَالٍ بِسُقْيَاهَا

پس انکی بخشش کی بارش سے خلقت سیراب ہو جاتی ہے

غَاذِيْعُهُ بِالْمَكْرُمَاتِ غَدَاهَا

خبرگو انکے غذا دینے والے نے بزرگوں کی غذا دی ہے۔

كَهَلِّ الْأَسْيَافِ فِي هَيْجَاهَا

جس طرح انکی تلواریں انکی کارزار میں چمکتی ہیں۔

سَمُّ الْأَنْفِ لَمْ مَعَالِجَتَهُ

ناکین لنگی او پچی میں اور انکے لئے ایسی بہت سی بزرگیاں

كَانُوا يَخْصُونَ الْمَنَاءَ بِأَجْدَةٍ

غوطہ زن ہوتی تھی مورتوں میں دلیری سے۔

وَكَذَلِكَ يَكْفُونَ اللَّتَاءَ وَالَّتِي

اور اس طرح کفایت کرتی تھی چھوٹی اور بڑی مصیبت میں

لَمْ يَدْحِ الشَّعْرَاءُ إِلَّا بَعْدَ مَا

اس بادشاہ کی روح نہیں نہ شعرانہ کو بعد از انکہ

وَاللَّهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ حِكْمَهُ

اور خدا جانتا ہے جس جگہ قرار دیتا ہے حکمت بالذات

هَنِيئَةً يَبْلُوغُ فِي عَيْشَةٍ

انہیں سلطان کو عینے مبارکبادی اس امر کی کہ پسندیدہ زندگی

يَا رَبِّ اتِّمِّمْ مَوَاهِبَ مَرْضِيَّةٍ

خداوند! عطا فرما اچھی اور عمدہ نعمتیں۔

وَأَتِّخِ لَهُ مَا يَتَغَيَّرُ وَهَبْ لَهُ

اور تمہارا کرانے واسطے جو کچھ وہ چاہتے ہیں اور دے

مِثْلُ الرُّوَاسِي الشَّائِخِ ذُرَاهَا

جیسی لذیان مثل او پچی بزرگ ہماروں کے ہیں۔

إِذَا سَالَ الْوَدِيدُ الْوُغَى بَعْدَ مَا

جس وقت کہ ٹرائی کے جھکوں میں انکی دشمنین کی ہسائی تھی

مَرُّهُنَّ خَطْبٌ حِينَمَا اسْتَكْفَاهَا

اسیر معیت کے جس وقت آئے کفایت چاہی۔

كُومَ الْأَمِيرِ إِلَى الْمَدِيحِ دَعَاهَا

کرم امیر انکو مدح کرنے کا باعث ہوا۔

أَمْرُ الْأَمَارَةِ نَعْمَ مِنْ يُونَاهَا

امر امارت کو کیا اچھا ہو وہ شخص کو یہ نعمت دیگا

تِلْكَ السِّنِينَ فَمَّا دَعَوْا لِلْهَاءِ

ان سالوں یعنی تیس سال تک پس اس وقت دعا کرتے ہیں

وَسَوَابِغِ الْأَلَاءِ أَصْفَاهَا

اور کامان بخشش حضرت آصفیاء خلد اسد ملکہ کو

عَمْرًا طَوِيلًا وَالْعُلَى وَالْجَاهَا

عمر طویل اور بزرگی اور حساب

مِنْ كُلِّ بَائِقَةٍ يَخَافُ أَذَاهَا
اُن سب آفات ہے جسکی اذیت کا خوف کیا جاتا ہے۔

وَأَفِضْ عَلَيْهِ طَوَائِدَ أَرْضَاهَا
اور وہ نعمتیں انکو دے جسکو وہ اپنے واسطے پسند کرتے ہیں

بِالْيَمَنِ مَا لَمْ يَسْتَحِلْ أَحْصَاهَا
برکت کے ساتھ جسک کہ شمار گریہوں کا محال ہو جا

أَوْفَاحٍ مِنْ أَنْوَارِهَا دِيَاهَا
انوار کے پھول

وَأَفِضْ لَهُ فَتَحًا قَرِيبًا وَارْعَهُ
اور دربارِ رحمت انکے واسطے جلد کھول دے اور انکی محافظت کرے

وَأَخْذِلْ أَعَادِيهِ وَخَلِّدْ مُلْكَهُ
اور انکے دشمنوں کو مخدول کر اور انکے ملک کو ہمیشہ رکھ

لَا زَالَ تَعْقِدْ كُلَّ حَوْلٍ عُقْدَةً
ہمیشہ ہر حال میں لگ رہے۔

مَا غَنَّتِ الْوَسْرَاءُ فِي رَوْضَاتِهَا
جسک کہ ٹہیل اپنے باغوں میں چمکتی رہے

